رجسٹرڈ نمبر اے ۹۳

REGISTERED NO. A. 755



قیمت فی پرچہ ۲ ممتاز المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عللحدہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ مہینے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام درہم [illegible] کوڑی کو [illegible] سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) ہم تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے دفتر کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ بزرگوں خریداروں کے دستخط سے یہ خیال ہے کہ [illegible] پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا ادھر تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ انکے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۶

مضامین غیر

۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

اختر خامہ ظرافت شمامہ

(تسمہ صدیقی خان بہاری الکٹرک مستری گورنمنٹ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ کانپور)

مآل لذت جوش جوانی دیکھتے جاؤ
ادھر تو آؤ ذرا پہیلی ....

سوال وصل پر وہ کرکے اف ٹال دیتے ہیں
یہ لطف انگلش و ہندوستانی دیکھتے جاؤ

شب عشرت وہ ہیں تم غوک کر اٹھیے آؤ
مرا ان کا ذرا ایک ایک پانی دیکھتے جاؤ

ملاقات دھر کے غصہ ہیں سے وہ پھڑ لگاتے ہیں
پیدائش اور یہ بڑی پرانی دیکھتے جاؤ

غم فرقت میں عادی ہو گئے انھیں کھا نہ کے
ہماری انتہائے سخت جانی دیکھتے جاؤ

کسی کے در پہ بیٹھے بیٹھے اتنے ہو گئے کاہل
پیا جاتا نہیں اب ہل کے پانی دیکھتے جاؤ

سگ دیوانہ کے مانند اس کوچہ میں پھرتا ہے
رقیب رو سیہ کی زندگانی دیکھتے جاؤ

جبیں کو دکھلوں تک لا کر جبہ سرقہ لگا
مرے معشوق کا حسن جوانی دیکھتے جاؤ

مریض غم سے اب کبھی ہی شفوی اٹھ نہیں سکتی
جہاں تک ہو چکی ہے اب ناتوانی دیکھتے جاؤ

کہا مجنوں نے یوں رو رو کے لیلیٰ اپنے آپ سے
مجھے دھمکا کے ہے لیلیٰ کی نادانی دیکھتے جاؤ

مجھیں اب وحشت اگر ہم بھی پٹ جائینگے
دکھاتے ہیں وہ اب ہم کو جوانی دیکھتے جاؤ

[illegible]

مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ تسلیم!

آپ نے جناب عظیم بیگ صاحب چغتائی بی۔اے (علیگ) پر بہت سی گلفشانیاں شروع کر دی ہیں لیکن شاید آپ ان کی طاقت اور اسکیم سے پوری طرح واقف نہیں ہیں ارادہ ہے کہ وہ ایک گوروں کی ہمجنس کالوں کی فوج تیار کرنا چاہتے ہیں جو اُنکی پردہ شکنی کا نتیجہ اور انکی کتاب کا حاصل ہوگی۔

انھوں نے ضرور فادر لینڈ یا اور مدر انڈیا کا بغور مطالعہ فرمایا ہے خیال و مطالعہ کی قوت سے غالباً وہ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہونگے کہ اگر یہ اسکیم مکمل ہو گئی تو ریلیف پلیٹوں کے ذریعہ سے فرانس و انگلستان کی طرح ایک پردہ پوش گود میں غیر قانونی بابوں کے بچے پردہ شکن عورتوں سے جمع کرنے کا ایک کارخانہ کھولنا پڑے گا انشاء اللہ وہ وقت بہت سخت ہوگا جب ان بچوں کی تربیت کا بار جناب چغتائی صاحب کو سنبھالنا پڑیگا۔ خدا حشمد بھائی کے کان کو ٹوپی گرمیاں رکھے کہ پچیس سال کے اندر اندر آپ کے اخبار کو ایک بڑے بھاری غذائی خطرہ کا سامنا کرنا پڑیگا۔

جناب اکبر مرحوم نے پردہ، خاک و دوں کی عقل پہ ڈالدیا تھا شاید مرزا صاحب چغتائی اب اسکو مردوں ان کا ٹوپیوں پر ڈالنے کے خواہشمند ہیں اور کچھ نہیں۔

خاکسار

سید سباشی نقوی متعلم سینیری۔ ایس سی (آنرس) علیگ

جناب نقوی صاحب۔ اکبر مرحوم نے کبھی پردہ نہیں اٹھایا۔ بی بیاں گھر سے بے نقاب نکلیں انھیں پردہ کی ضرورت نہ رہی پردہ بیچارہ پڑے پڑے کیا کرتا اسے تو کسی نہ کسی کے چھپانے کی عادت ہے مردوں کی بیباک اور بے حیا عقل کا وہ بہت ہوائی ہو گیا تھا بیٹھے سے جیگا دیلی اسی کو اپنے دامن میں لے لیا۔ یہ کہنے کو تو خوب کہ پھر وہ بیکار ہے۔ اگر آپ کا خیال درست نکلا تو کیا بیجا ہے اور ترتیب سے خیالات اصل الغرض کے نزدیک ایک ہی جڑے لگے ہیں۔ بس تربیت سخت کی اہمیت ہوگی۔

دل یا نہ ہو تا اللہ میاں خدا یا پوتا افسوس تو یہ ہے کہ رنگ یکسر ہماری تربیت و پاکٹ چالوں پنجاب کے فرنگی بنانے پر مائل ہیں لیکن اس بارے میں بھی دھوکہ تقلید ہے کیا معنی کہ تہذیب جو دیپٹ سے ہے اور دبا جانے کے واسطے جگہ متعین نہیں۔

کیا کہیں مسٹر و میرو شی کیوں منظور کرتے کبھی ورنہ ہم تو سفارش کرتے کہ مرنے اور جینے کے لیے تھوڑی سی جگہ انتے بڑے میدان میں ان غریبوں کو بھی مل جاتی

ہاں بھلا کرتا بھلا ہو گا

انکے پیٹ میں نئی تہذیب گھس گئی ان پر ہم لازم ہے اسے بنا دے ایک "دار الحبالی" بنام پاک فرزندان بے پدر۔

باقی بجز افسوس اور کیا عرض کروں۔ خدا غیرت رکھے عزت رکھے۔

بوالضمین بنام مسٹر چغتائی بی اے علیگ

(نمبر ۲)

مرزا۔ عورتوں کے بال کٹروانے کی حدیث مرزا نے ڈھونڈھی مگر پھر بھی وہ حدیث نہیں ہے وہ بی بی عائشہ کی زبان مبارک سے ایک ماقعہ راوی نے بیان کیا ہے اچھا تم اسے حدیث ہی کہتے ہو تو حدیث ہی سہی یہی عالی مرتبہ بی بی نے جو کچھ فرمایا وہ سچ ہے مگر مجھے وہ رہ تعجب ہوتا ہے کہ آخر اس زمانہ کی عورتوں کی آنکھوں پر جب بقول تمھارے پردہ نہیں پڑا تھا تو کیا آفت نازل ہو گئی تھی جو انھوں نے بال کٹروا کے جھوڑا سر پہ جھاڑی اگائے رہیں۔

ستو مرزا۔ عورت ذات کا حسن ہی بناؤ سنگار مردوں سے لگاؤ رکھتا ہے یعنی عورت کا حسن وہی ہے جسے مرد پسند کرے اور مرد کا حسن وہ ہے جسے عورت پسند کرے یہ تو مانتی ہوں کہ اسی کی شکل کے مردوں شاید اسی وجہ سے داڑھی مونچھ منڈا کے میاں کامیاب مرحوم کی روح بن گئے وہ عاقل گرو جنھوں نے انھیں اپنی شکل میں دیکھنا پسند کیا ہے

داڑھی کی منڈائی کی اور سے بچوالیا۔ نام نکلا اچھا ہو کہ ہو جتنی کی

گر دنیا میں کتنے مرد ہیں جو اچھی صورت اور اچھی چوڑی کی صورت یکساں ہو جانے پر راضی ہوں۔ ناسخ مرحوم کہتے ہیں ؎

حُسن کی طرح سے ۲ یا مرے عشق بھی فرق
زلفیں واں سنورگئیں یاں حال پریشاں ہوگیا

وہ تھے عاشق، عاشق کی مجال ہے جو معشوق کی بات پر بال کی کھال نکالے؟ مگر ہر عورت کو میاں عاشق نہیں ہوتا وہ تو میاں ہوتا ہے۔ میاں کے ظلم سہنے کے لیے چند پیرایوں کی ضرورت ہے۔ میاں تو میں ہر چیز منظور کبھی کبھار داڑھی تک بات پہنچ جاتا تھا انھوں نے اسکا صفایا کر دیا۔ چھوٹے اگر اچھے بھی گئے تو چھٹے چند یا کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور عجب نہیں کہ میاں خود غصہ کی بجائے نکالنے کے اس وسیلے کو ہاتھ سے جانے دینا گوارا نہ کریں۔

خیر دل لگی تو ہو چکی اب میں کہتی ہوں کہ تم نے ساری دنیا کو اپنی طرح ایسا بے احتیاط کیوں سمجھا کر رکھا ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی صاحب اس فیشن پر خود لکھ دو کیوں مذہبی نقطۂ نظر سے [illegible] ہیں اور زبردستی ہر ایک بات کو مذہب میں گھسیٹ لیتے۔ اب ذرا ہم مردوں صاحبان کے [illegible] کا جواب ان آپ کی زبانی دیتے ہیں دیکھیں کون سے عالم صاحب اسکا جواب دیتے ہیں؟

اسے [illegible] یہ قول تو بچوں کا سا ہے [illegible] انھیں جو ابھی ہر بات کو جیسے مذہب کی کسوٹی پر کستے [illegible]

ہیں بچا اختیار کرتے یا چھوڑتے ہیں۔ نوج وہ تھا راما چلن اختیار کریں کہ جہاں کسی کرستان کو کرتے دیکھی جھٹ سے جاٹ کی طرح قرآن میں جوڑ دی ایک تھے میاں جاٹ انکے صاحبزادے مولوی کے پاس پڑھتے تھے۔ ایک دن صاحبزادے نے بیٹھے بیٹھے تک بندی کی ہے

عشق میں کب نہ [illegible] ہے قبر منس مرو صاحب
میں واکو کہوں [illegible] وہ جوگ سنا بیٹھے

تک بندی عمدہ تعلیم کا نتیجہ تھی استاد نے خوش ہو صاحبزادے کو لیکر ان کے باوا جان کے پاس گئے۔ باوا نے پوچھا کیا ہے۔ استاد بولے اب تو بیٹے شعر کہنے لگا۔ باوا نے فرمائش کی کہ سناؤ تو بیٹا۔ بیٹے نے اکڑ کے فرمایا سنو باپو ست

عشق میں کب نہ [illegible] ہے قبر منس مرو صاحب
میں [illegible] کروں [illegible] وہ جوگ سنا بیٹھے

باوا نے مارے خوشی کے اپنی پگڑی سر سے اچھال دی اور مولوی کی بھی فوراً ارشاد ہوا کہ بس یہ مولوی [illegible] بھی [illegible] ان میں ہے

مرد [illegible] ہر وہ [illegible] یا خدا [illegible] مگر یہ عادت مسلمانوں کو خون رلوا دے گی کہ وہ لگے ہر ایک کو بنا دیتی! مذہب میں زبردستی دخل کرنے والا سمجھیں۔ گویا وہ اسلام کے دشمن تھے۔ [illegible] نے بات کو رات دن کو دن نہیں سمجھا ایک ایک نقطے کے سمجھنے میں خون پانی ایک کر دیا شہر شہر

تک ایک جوتیاں چٹخاتے پھرے اور اپنے سے بڑے عالم کی تلاش میں ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ [illegible] بہت اعتبار ہو گیا وہ سروں سے بحث مباحثہ کے بعد ایک رائے قرار دی اور تم نے وہ حرف کسی سے سیکھے کہ انکی ساری محنت پر پانی پھیر دیا

تم نے بال کتروانے کا وقعہ تو سُن لیا اور یہ دیکھے کہ [illegible] ضرورت نہیں پھر بھی وہ جو عام عورتوں کی طرح دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور دوسروں پر حرام ہو چکی۔ تم نے بال کتروانے کی حکایت [illegible] اور یہ نہ سوچا کہ انھیں بی بی کے ذیل میں [illegible] بھائی کا [illegible] گیا تھا جگہ جگہ جیل [illegible] کے وقت [illegible] وہ سمجھیں کہ معاذاللہ کوئی غیر ہے تو غرض کہ کس طرح بھائی کو [illegible] تھا ہم جو عورتوں کو باہر نکال کر [illegible] کی طرح غیر مردوں سے ہاتھ ملانے کے لیے پیش کرتے ہیں آیا یہ بھی شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ تعجب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم بال کتروانے کی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible] بھائی خوشی [illegible] قوم [illegible] سکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible] ولی [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible]

بنام

[illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

[illegible] مہر عدالت [illegible]

[illegible]

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب [illegible] صاحب [illegible] [illegible] کی ضرورت [illegible] [illegible]

[illegible]

حکیم سید [illegible] شفا [illegible]

[illegible]

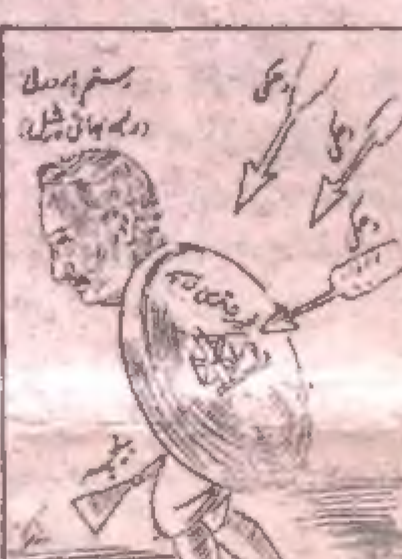
مکا یت نے بچے اس بات کو بتلا دیا کہ جبی بی بی
ایک محل میں بیٹھی تھیں جس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ
چہرہ تھا جو محل میں جا جا کر کسی ایسے بچے کی جال
نہ تھی جو دیکھا ہی ہے اسی صورت دیکھتا۔ وہ برسوں
کی ماں کا چہرہ تھا گھروں بیٹیوں میں برابر پردہ رہا۔
رفتہ رفتہ گرد لگے تو دیکھا کیا بناؤ گے وہی جان صاحب
والی شکل ہو گی سے

وال تو ہو گیا شیشے سے نہ کھاؤ کہا
سمارزانہ جو بکتے ہیں خرید رہا ہی

فرمائے خدا کے بعد فرم کر ضرورت کے وقت ہر ایک
حرام چیز حلال ہو جاتی ہے۔ تیسرے دن مردار جانور
کھا لینا بھی جائز ہے۔ اسلام میں ہمیشہ پردے کا دستور
رہا ہے وہ پردہ نہیں جو ضرورت کی وجہ سے ہندوستان
میں جتنے ہیں برقع چادر بچھے اور … والا
پردہ دستور میں پردہ اسی وقت سے جیسا جب
پردے کی آیت نازل ہوئی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے
کہ عرب میں پہلے پردہ تھا اور ہمارے حضرت نے
اسے برطرف کر دیا۔ پردہ جاہلیت کی یادگار ہے۔
عرب کی عورتیں پہلے سر بازار منہ کھولے پھرتی تھیں
جب دو قبیلوں میں لڑائی ہوتی تھی اور ایک قبیلہ
کمزور پڑتا تھا تو اسکی عورتیں رن کے میدان میں
آگ سلگاتی اور گھونگٹ اٹھا کے انبوہ کے سامنے
منہ کھول کر چلاتی تھیں اس پر … ہاری
ماننے کی نشانی تھی۔

غیرت اور شرم اسلام نے انہیں سکھائی ورنہ وہ
پردہ کی قدر کیا جانتے تھے۔ اپنی جورو کو بھی نسل کا
بچہ لینے کے لیے بنا سنوار کے بڑے بڑے شریفوں کے
پاس بھیج دیا (نکاح استبضاع) انکے ہاں اولاد کا
کھیل تھا۔ دس دس آدمیوں کی کھیپ ایک ہی وقت
میں ایک عورت بے حیائی کے ساتھ نکاح کرتی تھی
جب بچہ ہوتا تو وہ دسوں کے دسوں زچہ خانہ میں
پکڑ بلائے جاتے جس شامت زدہ کا دامن بی بی صاحبہ
نے پکڑ لیا اسی کے ماتھے یہ تحفہ لڑکا منڈھ دیا گیا۔
(صحیح بخاری) باپ کے مرنے کے بعد باپ کی لونڈیاں
بڑے صاحبزادے کو ترکے میں ملتی تھیں اور وہ (باقی)

سوتیلی ماؤں کو بے تکلف بے تامل استعمال کرتے تھے۔
کیوں بڑا؟ یہ پردہ دردوں کا جس ہے۔ ارے پردے
کا حکم ہونے کے بعد بھی بے غرضی کی یہ حالت تھی کہ بچو
نو گھونگٹ میں چھپاتیں اور سینہ کا ابھار مردوں کو
چھپانے کے بچاؤ نہیں۔ وہ ایک قمیص بلا آستین
کی اندر … لگ گئی میاں نے ٹوکا آپ جاری
نے جو سگی جاکے … لگا دیا جب یہ شکل
چلی؟ بی امسلمہ نے سلیقہ کیا … کیا؟
ان عورتوں کی یہی ہائی تھی منہ چھپا کے …
جو بن اچھالتی پھرتی تھیں۔ خدا ان سے سمجھے۔ اگر



معشوق سے تیر نگاہ نہیں رک سکتا ہے
سینہ کس کا ہے جو ہیجان نظر روک سکتا ہے

دنیا … اوڑھنی اوڑھنے کا طریقہ انہیں قرآن نے
سکھایا تو یہ سینے جو بنوں کی ہری بھری ڈالیاں
دن دہاڑے نشتی رہتیں۔ تاریخ تو تم نے ضرور دیکھی
ہوگی۔ یہ بھی جانتے ہو کہ عورت کے جنازے کا گہوارہ
کیوں کر ایجاد ہوا مرنا؟ یہ رسول زادی کا تصدق ہے
جس نے مرتے وقت ٹھنڈی سانس بھری کسی نے
سبب پوچھا تو کہا ہائے کیا کروں سر پردہ جا رہا ہے
یہ میری لاش کفن پہنا دی گئی اور … کی حد بے
پردہ محرموں کی نگاہ پڑے گی۔ یہ مشکل یوں حل ہوئی
کہ کھجور کی شاخیں کٹ کے آئیں اور گہوارہ بنا ہے

قبیلوں کے کناروں سے پیوست کیے گئے اور پردہ
مکمل ہو گیا تب رسول زادی کو اطمینان ہوا۔ انکے
طفیل سب شریف زادیوں کے مردے ذلیل ہونے سے بچ گئے
کی تاک لگانے والی نگاہوں کی تیر اندازی سے بچ گئے۔
خدا غارت کرے ان موئے پاک زادے شہدوں کو
جو مردہ جسم ادنیٰ ذلیل نامحرموں کے سامنے پیش کر کے
کم ذات سمجھ رہ ہونا چاہتے ہیں اور اسے دل میں
بڑے مثال کے کہتے ہیں کہ یہی اسلامی پردہ ہے۔ ملکہ
شبا کی تو بہشتی کیا ہے اگر … کے بادشاہ کی
سگی جورو بھی دلی کی … نہیں رہ سکتی ہو
سبحان اللہ۔ (پنچ) مسلمان ہونے کے بعد ان بی بیوں
کے چلن کے خلاف پاؤں دھرے تو … یوں ہی
اسے لٹکا رکھیں۔

ہے ہے جب میں یہ خیال کرتی ہوں کہ جوان جوان
لڑکیاں بوٹ چڑھا کر … ایک نہیں دو نہیں سیکڑوں
الجھائے ہوئے مردوں سے رواج کے مطابق ہاتھ
ملائے گی اور چھاتی کے ابلتے ہوئے خون سے حجاب بن کے
نکلی کی لہر دوڑے گی …
پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔

ستو درتا! کام کاج کے لیے نکلنا ضرورت میں داخل
جس سے بات ظاہری ہوا اسکے اطمینان کے لیے چہرہ
دکھا دینا روا ہے مگر بیہودہ ہزار مردوں سے ہاتھ
ملانا گال … انگلی پکڑتے ہی پہونچا پکڑنا عام
دستور ہے یہ بھی ضرور ہوگا اور سب کی ستی کا ایک
ہی وقت میں مرکز بننا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اعتدال
کی حد سے آگے بڑھ جانے کے بعد تم تو چوڑ دیتے کے خدا
جانے کہاں چلتے ہو گے پر مصیبت سر پڑی وہ اپنے
نصیبوں کو روئے گا۔ ستو درتا تم تو خواب دیکھ رہے
ہو گے کہ اب مسلمانوں کے اچھے دن آئے لڑکیاں
تعلیم یافتہ مائیں بننے کے قابل ہوتی جاتی ہیں سب
گھر میں … ہو کر …
… کے وقت کے پابند صاف ستھرے …
… کی جگہ …
…

نہ ہوگی۔ محبت کی رسّی میں سارا خاندان جکڑ دیا جائے گا۔ دوستوں کی صحبت پھیکی بے نمک نہ رہے گی۔ زنانی بول چال کی جگہ منطق اور فلسفے کے چٹکلے بی بی کی زبان سے جھڑیں گے اصول اور ضابطہ کی ہر جگہ حکومت ہوگی تو بیت کی روح سر پر چیل کی طرح منڈلاتی ہوگی کوئی یورپ داں دیکھے گا تو دشمنی کا خطاب نہ دے گا۔ بی بی کے حسن کی تعریف کیا کرے گا۔ جاکر کرے گا میاں ان کے کہیں گے "جو میرے سوا ہے کچھ نہیں"۔

بیشک یہ باتیں نئے پڑھے ہوؤں کا جی لبھانے والی ہیں وہ ان مجروں میں جلدی آجائیں گے۔ دنیا میں خوشنما باتوں پر ایمان لانے والوں کی کچھ کمی نہیں۔ مگر یہ آغاز اُس وقت تک انجام نہیں پا سکتا۔ اس خواب کی اُس وقت تک تعبیر مل سکتی ہے۔ جب تک تمام اسلامی دستور کی جڑ نہ کھود ڈالو ہر ایک بات سے انکار کرنا پڑے گا ہر ایک اسلامی قاعدے کی تردید

سب سے ارزاں اور دلچسپ میلاد نمبر

اس سال بھی ربیع الاول کے پہلے ہفتہ میں لکھنؤ کے مشہور مذہبی اخبار خادم الحرمین کا میلاد نمبر خاص شان اور تحقیق کے ساتھ شائع ہوگا۔ گذشتہ سال ہمارے میلاد نمبر کی بڑی قدر کی گئی اور اس سال کے لیے آپ کو اطمینان دلایا جاتا ہے کہ یہ خاص نمبر پہلے نمبر سے بھی زیادہ دلچسپ مفید اور والہانہ عشق رسول ہوگا۔ ہندوستان کے تمام مشہور علما و اہل قلم اور نامور شاعروں کی مدد سے یہ نمبر ایک دستاویز بنایا جائیگا۔

عشاق رسول کو دعوت

دیجاتی ہے کہ وہ اپنے بہترین مضامین سے اس نمبر کی زینت بڑھائیں۔ اس نمبر کے خاص مضامین

(۱) عشق رسول (۲) ذکر رسول کی اہمیت و ضرورت

(۳) ہمارا رسول عالمین کے لیے رحمت تھا۔

ہر طرح کی تحقیقی وہ دوسرے اچھے مضمون اور نظمیں بھی شامل اشاعت کیے جائیں۔

غیر مسلموں اور غریبوں کو مفت

چونکہ یہ میلاد نمبر تبلیغی نوعیت کا ہوگا اس لیے اس کو غیر مسلموں اور غریب جاہلوں میں تقسیم کرنا سب کا فرض ہے اس نمبر کی قیمت دو آنہ ہے مگر جو حضرات مفت تقسیم کرنے کے لیے منگائیں گے ان کو فی پرچہ ایک پیسہ کمیشن دیا جائیگا۔

مشتہرین کے لیے خاص رعایت

یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوگا اور ہندوستان کے تمام حصوں میں پہنچے گا۔ اشتہار دینے والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔ پہلے تجارتی اشتہار کے لیے ۲۲ روپے فی صفحہ کے حساب سے، دو تہائی صفحہ کے نصف کے حساب سے اشتہار کے لیے دو روپیہ اجرت ہے۔

منیجر خادم الحرمین لکھنؤ

میں بھیج کر،! اور یہ کہنا ہوگا کہ اگلے غلط کہتے تھے اسلام اور ترقی تو کبھی ساتھ نہیں ہیں ان کو تو دینی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے علم پر دنیا کو سجایا تھا ایک یہ وقت ہے کہ انہیں ترقی کرنے والے مسلمانوں کو نابچے بے علم خود غرض مطلبی۔ گرگ کے یا مولویوں کے حق میں کالا اور بھیڑ کے خطاب ملتے ہیں۔ اگر یہی بور اپن ہے کہ دوسروں کی جوبات دیکھی خواہ اچھی ہو یا بری بس اُس پر لٹو ہوگئے۔ تو بھیا تم کوئی نہ تھے تاریخ کی کتابوں سے واقف نکال کر جو ڈینگیں مانگتے ہو یہ سب جھوٹی شیخی ہیں تم اب کچھ نہیں ہو۔ اب تمہارا مذہب بھی وہ نہیں ہے جو اگلوں کا تھا۔ تمہارے جیلے۔ گوز گانا بریانی اور نماز کی اٹھا بیٹھی کو تہذیب کے خلاف سمجھ کے صرف تحروں تھپکایا کریں گے وہ بھی ہفتے میں ایک دفعہ نجس اور پاک کو قبول کریں یا نگیا شرابیں لنڈھیں گی اور شریعت کی رو سے حلال کر کے اڑیں گی۔ بجو اور سور کا گوشت پیٹ میں اُترے گا۔ اور جائز ہو کے اُترے گا سب مہذب ملکوں کے دستور اور ترقی کی علامتیں ہیں۔ اور جو نہیں ہو تو کہنا لینا نہیں کوئی [illegible]

ہزار اس طرح کی ترقی اور بے تیدی پر ہر شخص ہر وقت تیار ہے ایمان سے کہنا کیا اگلوں نے ایسی ہی بے قیدی کر کے ترقی کی تھی؟

اب میں تم کو بعض لفظوں کے معنی سمجھاؤں جو تمھارے ہیں تمھارے دشمن ہوتے ہیں۔ (باقی پھر)

راقم —

تم انہیں

منطق آرا بیگم بنام گوہر بیگی

اپنی لاٹ صاحب - واقعی تم تو مست ہو گئیں۔ سہیلیوں پر اتنا غصہ؟ آخر یہ اپنی غلطی کس بات پر ہوا۔ بڑی بات ہے دستہ شوک کے ذاتی

خفتہ حرام شے ہے۔ مگر پی جانے سے حلال ہو جاتی ہے میں پوچھتی ہوں کہ قریب قریب ہر دولی والے تمہارے نزدیک کیوں گنہگار ہیں۔ انھوں نے کیا قصور کیا ہے کہ تمہاری حکومت نے ان کی گردنوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھ دیا ہے۔ چلے تھے اٹھانے کے مگر بڑے بوجھ میں گر پڑے۔ ان میں سکت نہیں تو تم کیوں نہیں وہ سرا نزدور کا حق کرتے۔ کوئی قرض کے نہیں ہوتا کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ مال قرق ہو جاتا۔ نیلام ایک دو تین۔ قرضدار مفلس ہوا تو دیوالیا ہوگیا ہے۔ گھر میں کوڑی نہ تو کوئی کہاں سے دے۔ دانشمندی اور اسامیوں پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ مگر آج تک ایسے اسامیوں کو کسی نے پھانسی نہیں کیا۔ نہیں کہ فلاں اسامی قانون کی توہین کرتا ہے۔ تمہاری حکومت نے بار دولی والوں پر لگان بڑھایا وہ دے نہیں سکتے۔ زمین چٹائی نہیں کہ کوئی لپیٹ کے بھاگ جائے گا۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے کہ املاک ضبط کر لو۔ پھر وہ تو پہلے ہی سے یہ سختی جھیلنے پر آمادہ تھے۔ دیوانی عدالت کے قانون میں یہی لکھا ہے۔ بار دولی کے زمینداروں سے کوئی فوجداری خطا نہیں ہوئی۔ وہ مار کے پیٹتے نہیں کہ تم لگان کرتے نہیں تو جاری کا قانون کو مت ہے۔ یہ بتاؤ کہ جب دیوانی فوجداری تعزیری قانون اس بارے میں

پارس

ہر ہفتہ ادب اُردو کے چند با کمال نے پیش کرتا ہے۔ اپنے گوناگوں مضامین کی وجہ سے ہندوستانی صحافت میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔

پارس ایک ایسی شاہراہ پر گامزن ہے۔ جو ترقی اور مسرت کی طرف لے جاتی ہے۔

مشاہیر اہل قلم حضرات اپنے شاہکاروں کی اشاعت بمسرت قبول فرماتے ہیں اور پارس کو ہندوستان کا بلند پایہ اخبار تسلیم کرتے ہیں۔

ضخامت ۲۴ صفحے سالانہ چندہ نمونہ مفت چندہ سالانہ تین روپے۔

منیجر پارس منشی محلہ لاہور



کھا کے ٹکر ہو گیا موٹر فنا ہے غنیمت یہ کہ پر موجود ہیں

(ہفتہ گزشتہ میں آخر حکومت بمبئی نے اپنے تدبر کی گٹھری کھول کے رکھ دی اس گٹھری میں سوزن بخیہ گر ہے نہیں تو ہے کیا؟ وہی "تشنہ" کی قینچی)

چپ ہی رہ گئے تو تمہارا کیا کر سکتا ہے۔

"ہماری شرطیں منظور نہ کی گئیں تو حکومت قانون کو نافذ نہیں کرے گی۔ اور جو مناسب ہو گا عمل میں لائیگی" یہ اعلیٰ منطق کے خلاف ہے۔ سنو جی وہ کوئی قانون ہی نہیں جو تمہارے دل میں ہے کیا سمجھ کر جس وقت سے تمہاری قوم نے ہندوستان میں قدم رکھا اس زمانہ میں عام رعایا کے دل میں جو اس پر قبضہ کیا کہ بادشاہوں اور مہاراجوں کے ظلم اور نا انصافی کا مرثیہ پڑھ پڑھ کے خود بھی روئے اور انھیں بھی رلایا۔ آج تم جس قانون کا حوالہ دے کے ہر طرح کی قوت حکومت کا رعب قائم رکھنے کی دھمکی دیتے ہو وہ بھی قانون تو ہے جس پر اگلے بادشاہ عمل کرتے تھے فرق اتنا ہے کہ جب رعایا کے ہمت نہ تھی اب بن گئی ہے۔ وہ تلوار کا جواب تلوار سے دے کے برابر ہو جاتی تھی۔ یہ تلوار کا نام بھی نہیں لیتی خاموشی اور تحمل [illegible] سے تلوار کا کام لیتی ہے۔

رولٹ صاحب کا لیٹ کے رونے والا قانون کیوں کر منسوخ کرنا پڑا اور اسکو ذہن میں رکھو جبرًا پانسو کی جانیں گئیں تھوڑی تھوڑی ہوئی پاس پڑوس کی مہذب سلطنتوں نے نام رکھا دانتوں کے نیچے انگلی دبائی "سخاوت کرو اور بھول جاؤ" کا سبق [illegible] کو رٹنا پڑا۔ یہ ایک ذرہ سی منطقی غلطی کی کارستانی ہے۔

لگان میں ناجائز اضافے کا مسئلہ اگر جائز قانون بھی قانون ہے اور رولٹ کمیشن کی نامعقول سفارش پر جو قانون بنا تھا وہ بھی قانون تھا۔ باقی پاؤں کی لڑائی نہ جب تھا لڑی تھی نہ آج لڑنے پر آمادہ ہے ورنہ اسے تم بھی چار دن کیلئے آئے ہو اور وہ بھی چار دن کے لیے آئے تھے۔ پنجاب میں ایک [illegible] تصور پہنچتی ہیں تو [illegible] حکومت منظور ہے [illegible] ہم نے [illegible] ہیں کہ تمہیں بادشاہت کی سی حکومت پسند ہے یا وہ ترکی سی جس میں قتل کے عوض حکومت کو [illegible] تمہاری باتوں سے تو جھلی میں سچ کہوں مجھے اس بات کا ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ تم کوئی بڑے منطقی نہیں ہو اور سلامتی ہے تمہارے ساتھی میاں [illegible]

دنیا میں بھی کچھ یوں ہی سے ہیں۔ ورنہ جلیانوالہ باغ کے واقعہ پر بارہ لاکھ کے واسطے کمیشن [illegible] معاملہ اتنا ہی سا ہے کہ بار [illegible] اٹھائے گئے ہیں ہم نا لگان نہ دیں گے [illegible] ہو جائے جبلی ہو اُن کا یہ عذر اگر واقعی نہ ہوتا تو یوں مال و جان پر آفت نہ لیتے آج تک انھوں نے لگان دیا اور کوئی شکایت نہیں کی بات یہ ہے کہ [illegible] کی حالت [illegible] دوسری [illegible] سے بہت زیادہ گندی ہے۔ انھیں زمینداروں اور کاشتکاروں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی اُن کا بڑھا ہوا سخت ہوتا ہے۔ مشکل سے کوئی زمیندار یا کاشتکار ایسا ہے جو ان کچہریوں کے ہاتھ سے راضی ہو۔ ایک طرف تو یہ رشوت دوسری طرف نئے بندوبست ہیں جو حاکم تعینات کیے جاتے ہیں وہ اپنی بھلائی اسی میں دیکھتے ہیں کہ جہاں تک ہو لگان بڑھا کے عمدہ نمبر حاصل کریں۔ خطاب حاصل کریں۔ اعلیٰ حاکموں کے سامنے سرخرو ہوں خوشنودی کا پروانہ لے کر خان بہادر بنیں ......

پر حکومت وقت کی خیرخواہی وفاداری ہوشیاری عقلمندی ختم ہے اب یہ زمانہ ہے نہیں کہ زمینوں سے کچھ نکلتا تھا آبادی تھوڑی تھی علاقہ بڑا تھا لگان کم تھا اگر روپیہ پیسہ [illegible] بڑھ گئے تو خیر بھی اللہ مالک ہے دے نکلیں گے۔ اب تو کھیتوں کی جگہ خاک اڑتی ہے ایسی اور ویرانی کبھی نہ تھی۔ سر [illegible] صاحب جب اودھ کے لفٹننٹ گورنر تھے تو بندوبست میں لیا گیا ضلع کے ایک گاؤں پر لگان اتنا بڑھا کہ آمدنی سے بڑھ گیا۔ بیچارے زمیندار نے عدالت میں عذرداری کی مگر ایک نہ چلی جہاں جہاں مقدمہ گیا حاکم بندوبست کی رپورٹ آیت حدیث سمجھی گئی آخر تنگ آکے گاؤں کا بیع نامہ لفٹننٹ گورنر کے نام کر دیا اور بیع نامہ کی نقل کے ساتھ ایک عرضی لفٹننٹ گورنر کی خدمت میں بھیجی کہ حضور والا [illegible] مولی اب یہ [illegible] حاضر ہے تحصیل وصول آپ کے ذمے [illegible] سرکاری [illegible] دے کے جو کچھ بچے وہ آپ کا میں نے بخشا میرے خدا نے بخشا۔ لفٹننٹ گورنر صاحب آدمی نیک اور عقلمند تھے بات کی تہ کو پہنچ گئے اور خاص حاکم تحقیقات پر مقرر کیا اس نے رپورٹ کی کہ اس گاؤں کا رقبہ [illegible]

آمدنی کم ہے زمین ویسی ہونے کے سبب سے آبادی کے قابل نہیں پانی بھی نہیں ہے۔ [illegible] جو پہلے تھی وہی [illegible] کیا جیسے صاحب پہلے کی [illegible] اگر [illegible] کی بھی [illegible] روپیہ کے حساب سے گھٹانی پڑی۔ جلاپن ہر جگہ کام نہیں دیتا جب کسی قانون پر عام ناراضی پھیلے تو اسکی ترکیب یہی ہے کہ ناراض ہونے والوں کو اپنے ساتھ کام میں شریک کر کے اور قانون کو اس وقت تک [illegible] رکھو جب تک دودھ کا دودھ پانی کا پانی نہ ہو جائے۔

اس قسم کے قانون قاعدے جن میں نقصان کا لحاظ پاس نہ حکمت اور ہوشیاری کو دخل نہ ہو اگر [illegible] اور ادھوری جانچ کے بعد بنائے جائیں کچھ اچھا نتیجہ نہیں رکھتے بات بڑھ جاتی ہے ان کا حشر وہی ہوتا ہے جو [illegible] کی گھوڑی کا نام [illegible] کے مالک کا ہوا تھا۔

حکایت کہتے ہیں کہ معز الدولہ کی صحبت میں محمد بن [illegible] عقیلی قبیلہ کا رئیس آیا معز الدولہ نے خاطرداری کی بجا یا صحبت گرم ہوئی بات میں بات نکلنے لگی آخر گھوڑوں کی ہوشیاری کا ذکر شروع ہوا۔ عقیلی نے بیان کیا کہ اسکے بھائی بندوں میں ایک شخص کی پیٹھ اسطرح لگی ہوئی تھی جیسے پنچھے اکھڑ گئے ہوں سبب پوچھا تو کہا کہ میں کسی عورت پر عاشق تھا لڑکی والے اس بات پر اڑ گئے کہ جب تک [illegible] مہر میں نہ دو اسوقت تک نکاح نہ ہو گا۔ ہائے عشق کیا بڑی بلا ہے جو نہ کرا چھوڑے وہ تھوڑا ہے میں نے سفر پر کمر باندھی [illegible] کے مالک جس مقام پر مقیم تھے وہاں پہونچا۔ دیکھا کہ گھوڑی ایک کوٹھری میں مقفل ہے مالک نے اصطبل کے پاس ہی خیمہ کھڑا کیا ہے اسی میں رہتا ہے۔ دن تھا خیمہ خالی پایا تو دبے پاؤں اندر گیا ایک کونے میں روئی ڈھیر تھی اسی ڈھیر میں چھپ [illegible] رات ہوئی مالک خیمہ میں آیا گھروالی کھانا لیکے ساتھ لائی دونوں اندھیرے میں کھانے بیٹھے جہاں بھوک سے آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی تھیں روئی کے ڈھیر سے میں نے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالے اور دل میں بسم اللہ کر کے کھانے میں شریک ہو گیا اُدھر میرا ہاتھ مرد کے ہاتھ سے لگا یا اس نے میری کلائی

پکڑ لی بندہ نے دوسرے ہاتھ سے عورت کی کلائی پکڑی
عورت چلائی کہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے آخر میرا ہاتھ کیوں پکڑ
تھا مار کیوں کلائی توڑی جاتی ہے مستی آ جانے لگی میاں
سمجھے کہ یہ بی بی کا ہاتھ ہے اُنھوں نے میرا ہاتھ چھوڑا
میں نے بی بی کا ہاتھ ۔ دوبارہ بی بی نے اجنبی کا ہاتھ
سمجھ کے میرا ہاتھ تھام لیا میں نے جھٹ دوسرا ہاتھ میاں
کے ہاتھ پر دھر دیا اب کی میاں نے دوہائی دی کہ عورت
کچھ پاگل ہوئی ہے میرا ہاتھ کیوں زور سے ڈالتی ہے ۔
بی بی میرے ہاتھ سے دست بردار ہوئیں میں نے انکے
شوہر سے ہاتھ اُٹھایا ۔ کھانا ختم ہوا ۔ جلسہ کی کنجی بی بی
سرہانے رکھ کے بی بی لیٹیں کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے
دو تین کنکریاں کسی نے خیمہ کے اندر پھینکیں بی بی
صاحب دبے پاؤں اُٹھیں اور خیمہ سے باہر نکل گئیں
میاں بے خبر سو رہے تھے بندہ نے کنجی اٹھائی اور جلسہ
کی راہ لی ۔ ایک درخت کے نیچے بی بی صاحب کالے کلوٹے
حبشی غلام سے منھ کالا کر رہی تھیں مجھے اس سے کیا
میں نے قفل کھولا کمر کی رسی کی لگام گھوڑی کے منھ پر
چڑھائی اور کوٹھری سے باہر نکلا بلبلوں کی آواز سے
بی بی اور غلام کی مستی طرارہ بھر کے غائب ہوئی دونوں
نے غل مچایا ۔ چور چور جاگنے والے جاگے صاحب خانہ
بھی باہر نکلے بندہ نے گھوڑی کو ایڑ دی وہ ہوا سے
باتیں کرنے لگی ۔ مگر پیچھے پھر کے جو دیکھتا ہوں تو صاحب خانہ
بھی ایک مادیان پر سوار نیزا پکڑے چلا آتا ہے آخر
وہ اتنا قریب آ گیا کہ نیزے سے میری پیٹھ زخمی کرنے لگا
موقع نہ تھا کہ جواب دیتا میرے پاس تلوار تھی اسکے
پاس بھالا تھا میں آگے وہ پیچھے نیزہ بھر کا فاصلہ
اتفاق کی بات کہ بیچ میں ایک چھوٹی سی نہر پڑی
میں نے گھوڑی کو اشارہ دیا وہ تڑپ گئی مگر صاحب خانہ
کو سوار بھی تھا پانی دیکھ کے ٹھٹھک گیا ۔ اس میں مطلب
ہوا جیسا کیا کرتا ہو گئی تھی وہاں سے بجانہ نکلے دریا ہے
مجھ ۔ صاحب خانہ مجھ سے کہنے لگا کہ سن لے چور یہ
گھوڑی خدا کی نعمت ہے اچھے اچھے بادشاہوں کو
ایسا یاب نہیں میسر ہیں ۔ اسے جان کے برابر رکھنا یہ کی
قیمت ایک ملک کے خزانہ سے زیادہ ہے کیا مجال جو
مقابلہ کے وقت کوئی اسکی گرد تک پہونچے میں تم تک

اس وجہ سے پہونچا کہ اسی گھوڑی کی بچھیری پر سوار تھا ۔
بندہ نے بصد حسرت منشی مالک کا شکریہ ادا کیا اور یہ
دعا کہ حضرت آپ کا احسان سر آنکھوں پر اب میرا دکھڑا
بھی سن لیجئے ۔ دیکھ حال سر سے اخیر تک کہہ ڈالا
صاحب خانہ چلا کے کہنے لگے خدا تجھ سے سمجھے کمبخت
شوم قدم گھوڑی تو لے ہی چکا تھا اسکے ساتھ ہی غلام
کی جان بھی لی اور گھر بھی اجاڑا ۔
لاٹ صاحب فرض کرو کہ حکومت کی ساکھ بڑا شبہ
بڑے شیر مین نا قانون رشوت خور خود غرض اہلکار
ہیں جو سلطنت حاکم ہیں گھوڑی کے مالک ۔ آگے میں
نہیں جانتی کہ حبشی کون ہے اور بی بی کون مگر اتنا
کہہ سکتی ہوں کہ چوری کے بعد نیزہ بازی سے بہو دو
کی پیٹھ مشتبک کر دی جائے تب بھی گھوڑی واپس
دے گی غلام قتل ہو گئے اور گھر ویران ۔ جانداد
لپھو نٹنے پر شبک کے مالکوں نے معاف کرو اور
بھول جاؤ ، کہہ کے قانون مسترد کیا تو اس سے کیا ہوگا
لہذا مناسب یہ ہے کہ دو طرح کی رسیدیں بناؤ
جتنا لگان بڑھایا ہے امانت کی مد میں جمع کر کے
اسکی رسید علیحدہ دو اور معمولی لگان کی رقم کی داخلہ
علیحدہ ۔ اسکے بعد فوراً ایسی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرو
جسمیں تمہیں اور عام رعایا کو اعتبار ہو کمیٹی مل جل
کے ٹھنڈے پیٹ غور کرے تو کیا عجب ہے کہ ؎

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

کی نوبت نہ آئے تھا ناظم ہو رعایا کا کام ہوتیں
سچ کہتی ہوں کہ منطق کے فن میں دلیلوں کی قسمیں
بیان کی گئیں ہیں سب کتابیں میں نے الٹ ڈالیں
کہیں اس دلیل کا وجود نہیں کہ نہیں جی ہم جو کہتے
ہیں وہ صحیح ہے ہمارا آئین ہی کہتا ہے ۔ الوگے
تو جاتے ہیں مشین گن ۔ کرتے ہیں فیر ۔ یہ تو دھاندلی
ہے ۔ میں ہوں حکومت کی خیر خواہ ہمیشہ ٹھیک
رائے دیتی ہوں ۔ اللہ نے ہر معاملہ میں آج تک
نیت بخیر رکھی ۔

سمجھانے سے تھا مجھے سروکار
اب مانو نہ مانو تم ہو مختار

المختصرات

پیرس کی عورتوں میں ایک نئی وبا پھیلی ہے وہ اپنے
پاؤں جراحی کے ذریعہ سے خوبصورت بنا رہی ہیں
ہیں کئی گھوڑیوں نے دقیانوسی بلکہ بسین جھنگیا کو اوٹائی
مبارک ہو ۔ انشاء اللہ خاص شعار تہذیب کا سمجھے کہ
تھا ۔ مرزا صاحب گھوڑی کو اب زہ سر کے بجائے پاؤں
کی باری آئی ۔

تیرا سو میرا ، میرا سو تیرا ۔ اوڈوائر اور ڈائر کے
مظالم پر تو صدا مثبت ہوئی کہ معاف کرو اور بھول جاؤ ۔
مگر حکومت پنجاب خود اپنے سیاسی اخلاقی اور صفر یا
کا ثبوت یوں دیتی ہے کہ مارشل لاء کے زمانہ میں کھلی کھلی
ناانصافی کے ملیوں بد نصیب جیل خانے بھیجے گئے
تھے وہ ابھی تک سیاسی اخلاقی کی زنجیروں میں جکڑے
ہوئے ہیں ۔ معاف نہیں کیا تو یہی غنیمت ہے کہ
قید کر کے بھول گئی ۔

ایک فوجی جنرل نے ریچھ کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے
کئی اخباری کاغذ اور سکڑوں لفافے نکلے ۔ ظریفانہ
خیال ہے کہ ہو نہ ہو یہ روس کمبخت بالشویکی لٹریچر
بڑی مشکل میں جان ہے بد معاش بالشویک تک سی
چالیں چلتے ہیں ۔ اگر ریچھوں کے پیٹ ڈاک کے ذریعہ
تھیلے بن گئے اور اس طرح پروپیگنڈا شروع کیا گیا تو
بڑی ہوگی ۔

اضطرار کے بغیر سوال تو ہے حرام مگر یہیں تمنا
عیب غنیمت کچہریوں میں سوال ہے کونسلوں میں سوال
ہے اخباروں میں سوال ہے گھر میں سوال ہے
باہر سوال ہے چنانچہ پانیر میں ایک گورے بھولے
سائل سوال کرتا ہے ۔
"کیا ہندوستانی اولو العزم لیڈروں کو یہ حق ہوتا
ہے کہ وہ قانون کی مخالفت پر لوگوں کو آمادہ
بار دلی والے مگر اسا قرار کے یوں ہاتھ پر رکھے
ہیں کہ شاید ہی جواب دیئے جاؤ ۔ انصاف ناجائز ہے
لہذا یہ بتاؤ کہ کیا کوئی ناجائز قانون بھی تعمیل
کے قابل ہوتا ہے ؟ "

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ نوا مین گرہ لگالی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گیتنے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب سے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائی ہوئی جو سینہ بسینہ نقل ہوتی چلی آئی تھین دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر سمجھتے ہین اور گانے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان ہین بدلے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہو ایک معمولی ہارمونیم ہی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ راگ ہزارہا کا سرمایہ آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے اسکو بہت محنت سے مرتب کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ ہے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا راگ اس مین موجود ہے۔ قیمت ۔/۲ روپیہ

حصہ اول کی قیمت ۔/۱ فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) اودھ پنچ ۱۹۲۱ء کی چند مکمل جلدین دفتر مین برائے فروخت موجود ہین شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۔/ علاوہ محصول ڈاک (۲) دوم جلد ۱۹۲۲ء کے ۔ نمبر جن مین وقتاً فوقتاً ... مضامین ہین جو صاحب طلب فرمائین ... فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جزو لیست ادبیات

لکھنؤ کے مشہور و معروف شاعر ... جناب ... صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی ... مع انتخاب مرثیہ رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ ... لکھنؤ نہایت محنت سے مرتب ہوا ہے ... خاندان میر انیس مرحوم کے ایک ... علاوہ محصول ... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنے

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے ... ہوا ہے۔ قیمت فی جلد ۔/

... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ